احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

ہفتہ 28 اگست 2004ء

روزنامہ

C.P.L 29 ٹیلیفون نمبر 213029

الفضل

Web:http://www.alfazal.com
Email:editoralfazl@hotmail.com

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

ہفتہ 28 اگست 2004ء 11 رجب 1425 ہجری - 28 ظہور 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 193

حصول یقین کی دعا

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے-
اے اللہ ہمیں اپنی وہ خشیت عطا فرما جو ہمارے اور تیری نافرمانی کے درمیان حائل ہو جائے- اور ہمیں ایسی اطاعت کی توفیق بخش جس کے ساتھ تو ہمیں اپنی جنت تک پہنچا دے- اور ایسا یقین نصیب کر جو ہم پر دنیا کے مصائب آسان کر دے-

(جامع ترمذی- کتاب الدعوات باب فی عقد التسبیح حدیث نمبر 3424)

3

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا دورہ جرمنی

جلسہ سالانہ جرمنی سے اختتامی خطاب۔ فیملی ملاقاتیں۔ ہمبرگ کا دورہ

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب

22/اگست 2004ء

بروز اتوار

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور نے جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ آج جلسہ سالانہ جرمنی کا آخری دن تھا۔ پروگرام کے مطابق چار بجے حضور انور نے ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ اس کے بعد جلسہ سالانہ کے اختتامی اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ جونہی حضور انور کرسی صدارت پر تشریف لائے فضا نعرہ ہائے تکبیر، احمدیت زندہ باد، حضرت خلیفۃ المسیح الخامس زندہ باد اور خلافت احمدیہ زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم حافظ طارق احمد صاحب نے کی اس کے بعد رانا نوید الحسن صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود کا پاکیزہ منظوم کلام ع

تجھے حمد و ثناء زیبا ہے پیارے

خوش الحانی سے پڑھا۔

نظم کے بعد حضور انور نے ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کو تعلیمی ایوارڈ سے نوازا۔ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے بون یونیورسٹی جرمنی سے ویٹرنری میڈیسن میں پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری حاصل کی ہے۔ ان کی ریسرچ کا موضوع روشنی کی مختلف حالتوں اور مقدار کا جانوروں کے بعض ہارمونز کی افزائش اور جانوروں کی نشوونما پر اس کے اثرات تھا۔ ڈاکٹر صاحب نے متعدد بین الاقوامی سائنسی کانفرنسوں اور جرائد میں اپنے سائنسی مقالہ جات پیش بھی کئے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب کی سائنسی تحقیق کی کاوشوں کے اعتراف میں ``Indian Association For Advancement of Veternary Research`` کی طرف سے مرکزی وزیر زراعت حکومت ہند نے ایوارڈ سے نوازا۔

اختتامی خطاب

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کو جب ابتداء میں ماموریت کا الہام ہوا تو آپ کو مندرجہ ذیل چار باتوں کی فکر دامن گیر ہوئی۔

1۔ جماعت ہونی چاہئے۔ 2۔ مال ہونا چاہئے۔
3۔ اعداء اور ان پر غلبہ۔ 4۔ کلام میں تاثیر ہونی چاہئے۔

حضور انور نے قدرے تفصیل سے ان چاروں امور کے متعلق بیان فرمایا کہ کس طرح یہ تمام باتیں پوری ہوئیں۔ آپ کو جماعت عطا کی گئی اور آپ کو عطا کی جانے والی یہ جماعت منفرد جماعت ہے۔ اس جماعت کو مالی قربانی کے میدان میں ایسی ایسی مثالیں قائم کرنے کی توفیق ملی ہے کہ اس کی مثال پیش نہیں کی جاسکتی۔ فرمایا کہ جماعت کے اعداء بھی ہوئے اور انہوں نے جماعت کی بے تحاشا مخالفت کی، اور اس کے باوجود خدا نے حضرت مسیح موعود کو ہمیشہ ان پر غلبہ عطا فرمایا۔

حضور انور نے تذکرہ میں سے حضرت مسیح موعود کے بعض الہام بھی پڑھ کر سنائے جو آپ کو 1904ء میں ہوئے تھے۔ ان الہامات میں بھی اس مضمون کا بار بار ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ دشمنوں کو خائب و خاسر کرے گا۔

حضور نے احباب جماعت سے فرمایا کہ پس آپ وہ خوش قسمت ہیں جو حضرت مسیح موعود کی قائم کردہ جماعت میں شامل ہیں اور ان الہامات کو پورا ہوتا ہوا دیکھ رہے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ یہ دور خلافت بھی دراصل حضرت مسیح موعود کے دور کا تسلسل ہے، اس کے ساتھ بھی وہی برکات وابستہ ہیں بشرطیکہ آپ تقویٰ پر پوری طرح سے قائم ہوں اور دعائیں کرنے والے ہوں، یاد رکھیں کہ بدر کی کامیابی میں بہت بڑا حصہ ان دعاؤں کا ہی تھا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خیمہ میں کی تھیں۔

اپنے خطاب کو سمیٹتے ہوئے حضور انور نے ایک انگوٹھی کا ذکر بھی فرمایا جو حضرت مسیح موعود نے بنوائی تھی۔ حضور انور نے احباب جماعت کو اللہ کے فضلوں اور اس کی عطا کردہ فتوحات کی طرف توجہ دلائی کہ ہمیں ان کا حق بھی ادا کرنا ہوگا۔ اور فرمایا کہ اپنی نسلوں کو بتائیں کہ آپ پر ہونے والے یہ فضل اور یہ کشائشیں اور یہ بہتر حالات دراصل ان کی کسی خوبی کی وجہ سے نہیں ہیں بلکہ جماعت کی برکت سے ہیں اور یاد رکھیں کہ باغ وہی پھلا کرتے ہیں جن کے مالک شکر بجالانے والے ہوں۔ پس دعا کریں کہ اللہ کے فضلوں کو ہمیشہ حاصل کرنے والے ہوں کہیں اپنی کمزوریوں کی وجہ سے ان برکات سے محروم نہ رہ جائیں آخر پر حضور نے جلسہ میں شامل ہونے والوں کو نصیحت فرمائی کہ جو باتیں آپ نے یہاں سنی ہیں انہیں اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں، آپ میں نیک تبدیلیاں نظر آنی چاہئیں، تب جلسہ کا فائدہ ہے اور جلسہ کا مقصد پورا ہوگا۔

دعا سے پہلے حضور انور نے سفر پر جانے والوں کو احتیاط سے جانے کی یاددہانی کرائی۔ اس طرح سے حضور کا خطاب جو پونے پانچ بجے شروع ہوا تھا ٹھیک ایک گھنٹہ دس منٹ تک جاری رہا اور حضور انور نے اجتماعی دعا کرائی جس کے ساتھ ہی جماعت احمدیہ جرمنی کا 29 واں جلسہ سالانہ اپنے اختتام کو پہنچا، الحمدللہ۔

(باقی صفحہ 2 پر)

مکرم برکت اللہ منگلا صاحب آف سرگودھا راہ مولیٰ میں قربان ہو گئے

مورخہ 21/اگست 2004ء رات قریباً 9:30 بجے نامعلوم افراد نے گھر میں گھس کر مکرم برکت اللہ منگلا صاحب ایڈووکیٹ کو ان کی رہائش گاہ واقعہ 7 اولڈ سول لائنز سرگودھا میں شہید کر دیا۔

عینی شاہدوں کے مطابق 4 نوجوان ان کے دروازے پر آئے اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ ملازم نے دروازہ کھولا تو انہوں نے کہا کہ منگلا صاحب کو بلائیں وہ واپس آیا اور منگلا صاحب کو اطلاع دی اور نام پوچھنے پر ایک نے اپنا نام محسن بتایا۔ دروازہ کھلا ہوا تھا۔ منگلا صاحب ابھی باہر جانے کے لئے اٹھے ہی تھے کہ ان میں سے ایک نوجوان اندر آ گیا اور پستول نکال لیا۔

محترم منگلا صاحب نے اسے پکڑا اور دروازے سے باہر دھکیلنے کی کوشش کرنے لگے۔ ان کی اہلیہ نے بھی کسی قدر ان کا ساتھ دیا۔ اس دوران اس کے ایک اور ساتھی نے اندر آ کر بالکل قریب سے محترم منگلا صاحب پر پستول کے دو فائر کئے۔ ایک ان کی کنپٹی پر اور دوسرا کندھے پر لگا۔ آپ نیچے گر پڑے اور موقعہ پر ہی شہید ہو گئے۔

اس موقعہ پر آپ کی بیٹی بھی گھر میں موجود تھی جس نے پستول بردار گھر میں دیکھ کر یہ عقلمندی کی کہ عقبی دروازے سے نکل کر ہمسایوں کے گھر چلی گئی۔

(باقی صفحہ 2 پر)

ضرورت عملہ

ربوہ کے قریب 50۔ ایکڑ زرعی زمین پر درج ذیل تجربہ کار اور محنتی عملہ کی ضرورت ہے۔ جو ڈیری فارم کا تجربہ بھی رکھتے ہوں۔ (1) مینیجر (2) منشی اور بیلدار تنخواہ اور رہائش کا معقول انتظام ہوگا۔ صدر جماعت رمحلہ کی تصدیق سے اپنی درخواست 15/ اکتوبر 2004ء تک دفتر نظارت زراعت میں بھجوا دیں۔

(نظارت زراعت)

(بقیہ صفحہ 1)

بجے جلسہ گاہ سے فارغ ہو کر حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لائے۔ پونے سات بجے شام مقام جلسہ گاہ Manheim سے 'بیت السبوح' فرینکفرٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ پونے آٹھ بجے حضور انور بیت السبوح پہنچے۔ آٹھ بجکر پچاس منٹ پر حضور انور نے مغرب وعشا کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ اس کے بعد حضور انور بیت السبوح میں اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔

23 اگست 2004ء

بروز سوموار

ساڑھے پانچ بجے صبح حضور انور نے 'بیت السبوح' میں نماز فجر پڑھائی۔ دس بجے حضور انور دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا جو دوپہر ایک بجکر پندرہ منٹ تک جاری رہا۔ جرمنی کی مختلف جماعتوں کی فیملیز کے علاوہ انڈونیشیا، پرتگال، کینیڈا، اٹلی، سپین، آسٹریلیا، پاکستان اور ڈنمارک سے آنے والی فیملیز نے بھی حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ اس طرح کل پچاس فیملیز کے دوصد چالیس افراد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

پونے دو بجے حضور انور نے 'بیت السبوح' میں ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

ساڑھے پانچ بجے حضور انور فیملی ملاقاتوں کے لئے اپنے دفتر تشریف لائے اور 52 فیملیز کے 169 افراد کو شرف ملاقات بخشا جن میں جرمنی کی مختلف جماعتوں کے علاوہ ناروے، کسووو، پرتگال، یونان کی فیملیز اور پاکستان اور قادیان سے آنے والے وفود بھی شامل تھے۔ 9 بجے حضور انور نے نماز مغرب وعشا جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

24 اگست 2004ء

بروز منگل

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور نے 'بیت السبوح'، (فرینکفرٹ) میں نماز فجر پڑھائی۔ آج فرینکفرٹ سے ہمبرگ روانگی کا دن تھا۔ پروگرام کے مطابق صبح 11 بجے حضور انور اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ بیت السبوح میں مقیم مہمان اور فرینکفرٹ کی جماعتوں کے احباب مردوخواتین صبح سے ہی حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے 'بیت السبوح' میں جمع ہونے شروع ہو گئے تھے حضور انور نے دعا کروائی اس کے بعد جب قافلہ روانہ ہوا تو احباب جماعت نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔

فرینکفرٹ سے ہمبرگ کا فاصلہ قریباً پانچ صد کلو میٹر ہے۔ اس لمبے سفر کے دوران راستہ میں Hessen ریجن کی جماعت Immenhausen Nord میں ٹھہر کر نماز ظہر وعصر کی ادائیگی اور دوپہر کے کھانے کا پروگرام تھا۔ فرینکفرٹ سے 170 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنے کے بعد قریباً سوا ایک بجے Immenhausen جماعت کے سنٹر ''بیت الظفر'' پہنچے۔ یہ سنٹر 1996ء میں خریدا گیا تھا۔ قطعہ زمین کا رقبہ 3715 مربع میٹر ہے۔ جس میں ایک عمارت تعمیر شدہ ہے۔ عمارت کے ایک ہال کو بیت الذکر کی شکل دی گئی ہے اس عمارت میں لوکل جماعت کے علاوہ ریجنل امارت کے دفاتر بھی ہیں۔ مربی سلسلہ کی رہائش گاہ، MTA سٹوڈیو اور گیسٹ ہاؤس بھی موجود ہے۔

جب حضور انور 'بیت الظفر' تشریف لائے تو ریجن کی آٹھ جماعتوں کے علاوہ اردگرد کی جماعتوں سے آئے ہوئے تین صد سے زائد احباب مردوخواتین نے حضور انور کا نعروں سے استقبال کیا۔ جونہی حضور انور گاڑی سے اترے تو مکرم الفر علی بھٹی صاحب ریجنل امیر اور مکرم منیر احمد منور صاحب مربی سلسلہ نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ اس کے بعد مجلس عاملہ کے ممبران اور اس ریجن کے جماعتی عہدیداران کو حضور انور نے شرف مصافحہ بخشا۔

شہر کے میئر Mr. Andreasguttler بھی حضور انور کے استقبال کے لئے آئے ہوئے تھے۔ میئر نے حضور انور کی خدمت میں پھول پیش کئے۔

ایک رنگ کے خوبصورت لباس میں ملبوس بچیاں کورس کی شکل میں نظم ؎

''آ آ کے تیری راہ میں ہم آنکھیں بچھائیں''

پڑھ رہی تھیں جب کہ دوسری طرف بچے کورس کی شکل میں ترانہ 'اے مسیحا نفس……' پڑھ رہے تھے۔ ایک بچے نے حضور انور کی خدمت میں پھولوں کا گلدستہ پیش کیا۔

اس کے بعد حضور انور کچھ دیر کے لئے مشن ہاؤس کے اندر تشریف لے گئے۔ دو بجے حضور انور نے ''بیت الظفر'' میں ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور نے ریجنل امیر صاحب اور مربی سلسلہ سے دریافت فرمایا کہ یہ سب احباب کہاں کہاں سے آئے ہوئے ہیں۔ حضور انور کو بتایا گیا کہ ریجن کی آٹھ جماعتوں سے احباب یہاں پہنچے ہیں۔ حضور انور نے ازراہ شفقت فرمایا سب مصافحہ کے لئے آ جائیں۔ چنانچہ حضور انور نے تمام احباب کو شرف مصافحہ بخشا اور بچوں میں قلم تقسیم فرمائے۔ اس کے بعد حضور انور خواتین کے ہال میں تشریف لائے اور خواتین کو شرف زیارت بخشا۔ حضور انور نے تمام بچیوں کو بھی قلم تقسیم فرمائے۔ اس کے بعد حضور انور مشن کے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے اور دوپہر کا کھانا تناول فرمایا۔

تین بجکر دس منٹ پر ہمبرگ کے لئے روانگی ہوئی۔ اور سوا تین سو کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنے کے بعد شام پونے سات بجے جماعت ہمبرگ کے سنٹر ''بیت الرشید'' پہنچے۔

جماعت کا یہ سنٹر ہمبرگ شہر کے Schnelsen علاقہ میں واقع ہے یہ عمارت 10 جون 1994ء میں خریدی گئی تھی۔ اس عمارت میں ایک بڑا ہال ہے جس میں سات صد کے قریب لوگ نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اس بڑے ہال کے علاوہ دو مزید ہال ہیں جن کو اس وقت بیت الذکر کی شکل دی گئی ہے اور بطور بیت الذکر استعمال کیا جا رہا ہے۔ ایک ہال مردوں کے لئے اور دوسرا خواتین کے لئے ہے۔ ان دونوں ہالوں میں ساڑھے چار صد سے زائد افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس بلڈنگ میں لوکل امارت کے دفاتر ہیں اور دوسری منزل پر ایک گیسٹ ہاؤس بھی ہے۔

بیوت الذکر والے دو ہالوں کے اوپر دوسری منزل کے طور پر مزید دو ہال تعمیر کئے گئے ہیں۔ ایک میں لائبریری بنائی گئی ہے اور دوسرا مختلف پروگراموں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ ان دونوں ہالوں کی تعمیر مقامی جماعت نے وقار عمل کے ذریعہ کی ہے۔

حضور انور کی گاڑی جونہی ''بیت الرشید'' پہنچی تو ہمبرگ کی 14 جماعتوں کے علاوہ اردگرد کے ریجن کی مختلف جماعتوں سے آئے ہوئے ایک ہزار سے زائد احباب مردوزن نے حضور انور کا پرجوش استقبال کیا۔ احباب جماعت مسلسل نعرے بلند کر رہے تھے۔ ہر طرف سے اھلاً وسھلاً ومرحبا کی آوازیں آ رہی تھیں۔ جب حضور انور گاڑی سے اترے تو چوہدری ظہور احمد صاحب لوکل امیر ہمبرگ اور ساجد نسیم صاحب مربی سلسلہ نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ بچے اور بچیاں کورس کی شکل میں استقبالیہ نغمے پڑھ رہے تھے۔ حضور انور نے ہاتھ ہلا کر سب کے نعروں اور سلام کا جواب دیا اس کے بعد حضور انور ''بیت الرشید'' کی بالائی منزل پر اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔

شام ساڑھے سات بجے حضور انور فیملی ملاقاتوں کے لئے دفتر تشریف لائے Hamburg ریجن Nieder Sachsen ریجن Schleswig اور Mecklen Burg ریجن کی 23 فیملیز کے 114 افراد نے حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ ملاقاتوں کا یہ سلسلہ رات 9 بجے تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور نے ''بیت الرشید'' میں مغرب وعشا کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ حضور انور کا قیام ''بیت الرشید'' میں ہی ہے۔

(بقیہ صفحہ 1)

محترم منگلا صاحب کے بڑے بیٹے مکرم محمود احمد صاحب منگلا چند ماہ قبل اپنے اہل وعیال سمیت بیرون ملک جا چکے ہیں اور چھوٹے بیٹے فخر اللہ منگلا صاحب بھی اس روز کسی کام سے فیصل آباد گئے ہوئے تھے۔ انہیں وہیں اطلاع دی گئی اور وہ رات گئے واپس پہنچے۔

اہل محلہ، سرگودھا کے وکلاء اور احمدی احباب سب نے بہ یک زبان یہ اظہار کیا کہ مرحوم نہایت شریف النفس اور بے ضرر انسان تھے۔ کبھی کسی سے جھگڑا نہ کیا۔ اور نہ ان کی کسی سے دشمنی تھی۔ تمام قرائن سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ محض احمدیت کی بناء پر ان کی جان لی گئی ہے۔ بار کونسل سرگودھا نے مرحوم کے سوگ میں علامتی ہڑتال بھی کی۔

مرحوم ایک مخلص احمدی خاندان کے فرد تھے۔ آپ کے بڑے بھائی مولانا عزیز الرحمان صاحب منگلا مربی سلسلہ تھے اور انہوں نے اس خاندان میں سب سے پہلے احمدیت قبول کی تھی۔

مرحوم کے ایک اور بھائی محترم عنایت اللہ منگلا صاحب امریکہ کی ایک یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں۔

محترم برکت اللہ منگلا صاحب مختلف جماعتی عہدوں پر خدمات بجالاتے رہے ہیں۔ شہادت کے وقت وہ اپنے حلقہ کے صدر تھے۔ ان کے علاوہ قاضی جماعت احمدیہ سرگودھا بھی تھے۔ ان کے بیٹے فخر اللہ منگلا صاحب سرگودھا میں قائد مجلس کے طور پر خدمات بجالا رہے ہیں۔

مرحوم کی اہلیہ اور بچے اس دردناک المیہ پر غم زدہ ہیں تاہم ان کے حوصلے بلند ہیں اور وہ اپنے والد کو شہادت کا عظیم مقام حاصل ہونے پر خدا کے حضور شکر گزار بھی ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ مولیٰ کریم ان کے اہل وعیال کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور خود ان کا کفیل ہو اور شہادت کی برکات ان کو عطا فرمائے۔ آمین

اس واقعہ کی اطلاع فوری طور پر پولیس کو کر دی گئی تھی اور پولیس نے مقدمہ درج کر کے قاتلوں کی گرفتاری کے لئے کوشش شروع کر دی ہے۔

مرحوم کی نماز جنازہ مورخہ 22 اگست کو 10 بجے سرگودھا میں ادا کی گئی۔ موصی ہونے کے باعث آپ کی میت ربوہ لائی گئی۔ یہاں بعد نماز ظہر بیت مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور بعد تدفین آپ ہی نے قبر پر دعا کرائی۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ آمین

درخواست دعا

✪ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریر کرتے ہیں۔ کہ خاکسار 17 اگست 2004ء سے بعارضہ قلب فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ بفضل خدا صحت رفتہ رفتہ بہتر ہو رہی ہے۔ احباب کرام سے صحت کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

✪ مکرم غلام مصطفیٰ تبسم صاحب کارکن الفضل ربوہ لکھتے ہیں۔ میری بھاوجہ مکرمہ نسرین حفیظ صاحبہ بیوہ مکرم غلام مرتضیٰ تبسم صاحب مرحوم محلہ دارالعلوم شرقی ربوہ بوجہ کینسر علیل ہیں۔ کیموتھراپی جاری ہے۔ لیکن تکلیف میں شدت بدستور ہے۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اس موذی مرض میں سے نکالے اور شفائے کاملہ عطا کرے۔ آمین

پبلشر آغا سیف اللہ ' پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

اُسوہ انسان کاملؐ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت الٰہی اور غیرت توحید

آپؐ کی شریعت کا پہلا سبق ہی اقرار توحید تھا۔ آپؐ نے ہمہ وقت خدا کی عظمت کے قیام کے لئے جدوجہد کی

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب

قسط دوم آخر

فتح پر خدائے واحد کی عظمت کے نعرے

چند لمحوں میں ضرب مصطفویؐ سے لات نامی بت ریزہ ریزہ ہوگیا۔ عزیٰ ٹوٹ کر پارہ پارہ ہوگیا اور ھبل پاش پاش ہوکر بکھر گیا۔

(السیرۃ النبویۃ لابن ھشام جز 4 ص 59 مطبوعہ مصر)

تعمیر بیت اللہ کا یہ مقصد پورا ہوا کہ اس میں صرف اور صرف خدائے واحد کی پرستش کی جائے۔ یہ محمد مصطفی ﷺ کی مرادوں اور تمناؤں کے پورا ہونے کا دن تھا۔ یہ خدا کی بڑائی ظاہر کرنے اور عظمت قائم کرنے کا دن تھا۔ اس روز رسول خدا کو زندگی کی سب سے بڑی خوشی پہنچی کہ توحید کا بول بالا ہوا تھا۔ اس کیفیت میں جب رسول اللہ ﷺ بیت اللہ کے پاس تشریف لائے اور حجر اسود کا بوسہ لیا تو وفور جذبات سے آپؐ نے باآواز بلند اللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا۔

صحابہؓ نے بھی جواب میں اللہ اکبر، اللہ اکبر کے نعرے لگائے اور اس زور سے لگائے کہ سرزمین مکہ نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی۔ مگر نعرے تھے کہ تھمنے کا نام نہ لیتے تھے۔ تب رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ کے اشارے سے صحابہؓ کو خاموش کرایا۔ (شرح مواھب اللدنیہ زرقانی جلد 2 صفحہ 334 مطبوعہ بیروت)

پس فتح مکہ کا دن بھی دراصل توحید کی عظمت اور قیام کا دن تھا۔ اس روز آپ نے اپنی فتح کی نقارہ نہیں بجایا۔ ہاں! اللہ تعالیٰ کی عظمت وجلال کے شادیانے ضرور بجائے گئے۔ یہ کہتے ہوئے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس نے اپنے لشکر کی عزت افزائی کی اور اپنے بندے کی مدد کی اور اپنا وعدہ پورا فرمایا۔ تنہا اسی نے تمام لشکروں کو پسپا کردیا۔ یہ تھا اپنی زندگی کی عظیم فتح پر ہمارے آقا ومولیٰ کا نعرۂ توحید۔

(بخاری کتاب الجھاد باب مایقول اذا رجع من الغزو: 2854)

توحید پر گہرے ایمان کی وجہ سے رسول اللہؐ کو کبھی کسی کا خوف پیدا نہیں ہوا۔ غزوۂ حنین میں تیروں کی بوچھاڑ کے سامنے خچر پر آگے بڑھ رہے تھے اور باآواز بلند فرما رہے تھے

اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ۔ اَنَا ابْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبْ

میں نبی ہوں۔ جھوٹا نہیں ہوں۔ میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔

(بخاری کتاب المغازی باب قول اللہ تعالیٰ و یوم حنین)

آپؐ کا تن تنہا ایک لشکر کے تیروں کی بوچھاڑ کا سامنا کرتے ہوئے آگے بڑھنا جہاں توحید کامل پر ایمان کا نتیجہ تھا وہاں آپؐ کی صداقت کا محیر العقول معجزہ بھی تھا۔ یہاں آپ کی غیرت توحید ایک اور رنگ میں ظاہر ہوئی۔ خدشہ تھا کہ آپؐ کو مافوق البشر مخلوق نہ خیال کرلیا جائے اس لئے اپنی صداقت کی گواہی کے ساتھ یہ وضاحت فرمادی کہ میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں اور ایک انسان ہوں۔ یہ رعب بھی خداداد ہے اور یہ حفاظت خدا تعالیٰ کی عطا کردہ۔ رسول اللہؐ کو قیام توحید اور احکام الٰہی کی بڑی غیرت تھی۔ طائف سے ثقیف قبیلہ کا وفد آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے بعض احکام میں رخصت کی شرط پر اسلام قبول کرنے کی حامی بھری اور عرض کیا کہ نماز معاف اور زنا، شراب اور سود حلال کردیا جائے۔ رسول کریمؐ نے اس کی اجازت نہیں فرمائی اور فرمایا ”وہ دین ہی کیا ہے جس میں نماز نہیں“۔

اسی طرح ان لوگوں نے اپنے بت ”لات“ کے بارہ میں جسے وہ ”ربہ“ کہتے تھے عرض کیا کہ تین سال تک اسے منہدم نہ کیا جائے۔ رسول اللہؐ کی غیرت توحید نے یہ مہلت قبول نہیں فرمائی۔ پھر انہوں نے عرض کیا کہ ایک سال تک ہی اسے نہ گرائیں۔ رسول اللہؐ نے پھر بھی انکار کیا۔ انہوں نے کہا چلیں ایک ماہ تک اسے نہ گرانے کی اجازت دے دیں تاکہ لوگ اسلام میں داخل ہوجائیں اور بے وقوف لوگ اور عورتیں اسے گرانے کی وجہ سے اسلام سے دور نہ ہوں، لیکن رسول اللہؐ نے اس کی بھی رخصت نہیں دی اور ابوسفیان اور مغیرہ بن شعبہ کو بھجوا کر اس بت کو گروادیا۔

(السیرۃ الحلبیہ جلد 3 ص 217 بیروت)

رسول کریمؐ کی تو ہر بات کی تان توحید الٰہی اور عظمت باری پر جاکر ٹوٹتی تھی۔ آپ کی اونٹنی عضباء بہت تیز رفتار تھی جس سے آگے کوئی اور اونٹنی نہ نکل سکتی تھی۔ ایک دفعہ ایک اعرابی نے اپنی اونٹنی اُس کے ساتھ دوڑائی اور آگے نکل گیا۔ صحابہ کو بڑا رنج ہوا مگر رسول کریمؐ نے عجب طمانیت کے ساتھ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ دنیا کی کسی بھی چیز کو اونچا کرتا ہے تو لازم ہے کہ اسے نیچا بھی کرے کیونکہ سب سے اونچی خدا کی ذات ہے۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب فی کراھیۃ الرفعۃ فی الامور)

نبی کریمؐ کی پشت پر گوشت کا ابھرا ہوا ایک ٹکڑا تھا۔ ابورمثہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد نے نبی کریمؐ کو کہا کہ یہ جو آپ کی پشت میں اُبھار سا ہے ذرا مجھے دکھائیں کیونکہ میں طبیب آدمی ہوں۔ اُس کا مطلب تھا کہ میں اس کا علاج کر کے ٹھیک کردوں گا۔ نبی کریمؐ نے کس غیرت سے فرمایا کہ اصل طبیب تو اللہ تعالیٰ کی ذات ہے آپ ایک دوست اور ساتھی ہو اس کا طبیب وہی ہے جس نے اسے پیدا کیا۔

(ابوداؤد کتاب الترجل باب فی الخضاب)

رسول کریمؐ فرماتے تھے کہ اللہ فرماتا ہے، کبریاء یعنی بڑائی میرا لباس ہے، عظمت میرا اوڑھنا ہے جو کوئی ان دونوں میں سے میرے ساتھ مقابلہ کرے گا میں اسے آگ میں پھینکوں گا۔

(ابوداؤد کتاب اللباس باب ماجاء فی الکبر)

توحید کی یہی محبت آپ نے اپنے صحابہ میں بھی پیدا فرمائی۔ چنانچہ ایک انصاری صحابی کا ذکر ہے کہ وہ مسجد قبا میں نماز پڑھاتے تھے اور جہری قراءت والی ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد پہلے سورۃ الاخلاص قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھ کر پھر اس کے ساتھ کوئی اور سورت تلاوت کرتے تھے۔ نمازیوں نے انہیں مشورہ دیا کہ سورت اخلاص ہی پر اکتفا کرلیا کریں اس کے ساتھ الگ سورۃ پڑھنے کی کیا ضرورت ہے؟ انہوں نے کہا کہ اگر مجھ سے نماز پڑھوانی ہے تو میں ایسے ہی پڑھاؤں گا ورنہ بیشک کسی اور کو امام بنالو۔ چونکہ وہ ان میں سے صاحب فضیلت تھے اس لئے انہوں نے امام تو نہ بدلا البتہ انہوں نے رسول اللہؐ کی خدمت میں ان کی شکایت کردی۔ آپؐ نے اُسے بلا کر ہر رکعت میں سورۃ اخلاص پڑھنے کی وجہ پوچھی۔ اس نے کہا یہ سورۃ خدائے رحمان کی صفات پر مشتمل ہے۔ مجھے اس کی تلاوت بہت پیاری لگتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس سورۃ سے محبت تمہارے جنت میں داخلہ کا ذریعہ بن گئی ہے۔

(ترمذی کتاب فضائل القرآن باب ما جاء فی سورۃ الاخلاص: 2826)

یاد رہے کہ سورۃ الاخلاص میں توحید کا مضمون نہایت اختصار اور کمال شان سے بیان ہوا ہے۔

حضرت عمر بن الخطابؓ ایک دفعہ تورات کا ایک نسخہ اٹھا لائے اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول یہ تورات کا نسخہ ہے۔ رسول اللہؐ خاموش تھے۔ حضرت عمرؓ اس میں سے پڑھنے لگے تو رسول اللہؐ کے چہرے کا رنگ متغیر ہونے لگا۔ حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عمرؓ کو اس طرف توجہ دلائی کہ آنحضور ﷺ یہ پسند نہیں فرما رہے۔ اس پر حضرت عمرؓ نے معذرت کی۔ رسول اللہؐ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر موسیٰ تم میں ظاہر ہوتے اور تم مجھے چھوڑ کر ان کی پیروی اختیار کرتے تو سیدھی راہ سے گمراہ ہوجاتے اور اگر وہ خود بھی زندہ ہونے کی حالت میں میرا زمانۂ نبوت پالیتے تو ضرور میری پیروی کرتے۔ (سنن دارمی مقدمہ باب مایتقی من تفسیر حدیث النبی ﷺ)

فتح مکہ کے موقع پر ایک قریشی عورت کے چوری کرنے پر جب اس کا ہاتھ کاٹنے کی سزا کا فیصلہ ہوا اور لوگوں نے نبی کریم ﷺ کے عزیز ترین فرد اسامہ بن زیدؓ سے معافی کی سفارش کروائی تو آپؐ جوش میں آکر فرمانے لگے ”اے اسامہ کیا تم اللہ کے احکام میں سے ایک حکم کے بارہ میں سفارش کی جرأت کرتے ہو؟“

(بخاری کتاب الانبیاء باب حدیث الغار: 3216)

احکام الٰہی کی تعمیل کی غیرت کا ایک اور واقعہ ابو سعید بن معلیٰؓ بیان کرتے ہیں کہ میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے مجھے بلایا میں نے جواب نہیں دیا اور نماز پڑھتا رہا۔ نماز سے فارغ ہوکر عرض کیا یارسول اللہ! میں نماز پڑھ رہا تھا۔ آپؐ نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو جب وہ تم کو پکارے تاکہ تمہیں زندہ کرے۔

(بخاری کتاب التفسیر سورۃ الفاتحہ)

حضورؐ کا اشارہ سورۃ انفال آیت 25 کی طرف تھا۔

حضرت ابوبکرؓ تہجد کی نماز میں بہت آہستہ آواز میں قرآن شریف کی تلاوت کیا کرتے تھے اور حضرت عمرؓ ذرا اونچی آواز میں پڑھتے تھے۔ رسول اللہؐ نے دونوں سے اس کی وجہ پوچھی۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ میں اپنے رب سے سرگوشی میں بات کرتا ہوں۔ وہ میری حاجت کو جانتا ہی ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا میں شیطان کو بھگاتا ہوں اور سوئے ہوئے کو جگاتا ہوں۔ جب قرآن شریف کی یہ آیت اتری کہ نماز میں بہت اونچی تلاوت نہ کرو، نہ ہی بہت ہلکی آواز سے پڑھو اور درمیانی راہ اختیار کرو۔ (بنی اسرائیل: 111) تو نبی کریم ﷺ نے ابوبکرؓ سے کہا کہ آپ ذرا اونچی آواز میں پڑھا کرو اور حضرت عمرؓ سے فرمایا کہ آپ ذرا ہلکی آواز میں پڑھا کرو تاکہ قرآنی آیت کی تعمیل ہو۔

(الدرالمنثور زیر آیت سورۃ بنی اسرائیل جلد 5 ص 350 مطبوعہ بیروت)

نبی کریمؐ کو اللہ تعالیٰ کے احکام کی پابندی کی بڑی غیرت تھی۔ حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی ذات کے بارہ میں کبھی کسی سے کوئی انتقام نہیں لیا۔ ہاں اگر اللہ تعالیٰ کے احکام میں سے کسی

باقی صفحہ 4 پر

قیصر فاروق ناصر صاحب

حضرت مسیح موعود اور مہمان نوازی کا خُلق

مہمان نوازی انسانیت کے بنیادی اخلاق میں سے ایک اہم خلق ہے جو اشرف المخلوقات ہونے کا اہم ثبوت ہے۔ اسی سے محبت، پیار اور بھائی چارے کی فضا قائم ہوتی ہے۔ جو قوموں کی کامیابی کی ضمانت سمجھی جاتی ہے۔

حضرت ابو شریحؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ مہمان کی عزت کرے۔ ایک دن رات کی مہمانی تو اس کا حق ہے۔ تین دن رات تک ضیافت ہے اور اس کے بعد اس کی مہمان نوازی صدقہ اور نیکی کی بات ہے۔ اور مہمان کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ میزبان کے پاس اتنا عرصہ ٹھہرے کہ اسے تکلیف ہونے لگے۔ حضور ﷺ نے آج سے چودہ سو سال پہلے اپنوں اور غیروں کے لئے اعلیٰ نمونہ چھوڑا ہے۔ اس بنیاد پر آپ رحمت مسلمین سے بڑھ کر رحمت عالمین ٹھہرائے گئے۔

سفر طائف میں آپ کو اس قدر اذیت ناک حالات سے دوچار ہونا پڑا کہ انسانیت بھی کانپ اٹھتی ہے۔ لیکن جب سرداران طائف آپ کے پاس آئے تو آپ نے بڑھ چڑھ کر ان کی مہمان نوازی کی۔ جس سے متاثر ہو کر وہ آپ پر ایمان لے آئے۔

آنحضرت ﷺ نے ایک یہودی کو ایک رات مہمان ٹھہرایا اور اس کی خوب تواضع کی۔ دوران رات اس کا پیٹ خراب ہونے کی وجہ سے بستر گندہ ہو گیا اور وہ اس شرمندگی کی بناء پر صبح چپکے سے چلا گیا اور راستے میں اسے اپنی کوئی اہم چیز یاد آئی اور وہ واپس لینے آیا تو دیکھا حضور ﷺ بستر صاف کر رہے ہیں وہ حیران رہ گیا۔ اور فوراً مسلمان ہو گیا۔ اس طرح کی مہمان نوازی کے بے شمار واقعات اسلامی تاریخ میں ہمیں نظر آتے ہیں جہاں دشمنوں، اپنوں اور اجنبیوں نے مہمان نوازی سے متاثر ہو کر اسلام قبول کر لیا......

حضرت مسیح موعود کے مہمان نوازی کے واقعات بھی غیر معمولی ہیں۔ آپ مہمان کی ہر ضرورت کا خیال رکھتے تھے اور اکثر مہمان کو خود کھانا پیش کر کے خوشی محسوس کرتے تھے۔ آپ مہمان کی تواضع کے متعلق فرماتے ہیں:۔

''مہمان خانہ کے مہتمم کو تاکید کر دی جاوے کہ وہ ہر ایک شخص کی احتیاج کو مدنظر رکھے مگر چونکہ وہ اکیلا آدمی ہے اور کام کی کثرت ہے ممکن ہے کہ اسے خیال نہ رہتا ہو اس لئے کوئی دوسرا شخص یاد دلا دیا کرے۔ کسی کے میلے کپڑے وغیرہ دیکھ کر اس کو تواضع سے دست کش نہ ہونا چاہئے۔ کیونکہ مہمان تو سب یکساں ہی ہوتے ہیں اور جو نئے ناواقف آدمی ہیں تو یہ ہمارا حق ہے کہ ان کی ہر ایک ضرورت کو مدنظر رکھیں۔ بعض وقت کسی کو بیت الخلاء کا ہی پتہ نہیں ہوتا تو اسے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ مہمانوں کی ضروریات کا بڑا خیال رکھا جاوے۔ میں تو اکثر بیمار رہتا ہوں اس لئے معذور ہوں۔ لیکن جن لوگوں کو ایسے کاموں کے لئے قائم مقام کیا ہے یہ ان کا فرض ہے کہ کسی قسم کی شکایت نہ ہونے دیں۔ کیونکہ لوگ صدہا اور ہزارہا کوس کا سفر طے کر کے صدق اور اخلاص کے ساتھ تحقیق حق کے واسطے آتے ہیں پھر اگر ان کو یہاں تکلیف ہو تو ممکن ہے کہ رنج پہنچے اور رنج پہنچنے سے اعتراض بھی پیدا ہوتے ہیں۔ اس طرح سے ابتلاء کا موجب ہوتا ہے اور پھر گناہ میزبان کے ذمہ ہوتا ہے''۔

(ملفوظات جلد چہارم، ص170)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب اپنی تصنیف میں لکھتے ہیں:۔

''ایک شب کا ذکر تھا کہ کچھ مہمان آئے جن کے واسطے جگہ کے انتظام کے لئے حضرت اماں جان (۔) حیران ہو رہی تھیں کہ سارا مکان تو پہلے ہی کشتی کی طرح پُر ہے۔ اب ان کو کہاں ٹھہرایا جائے اس وقت حضرت مسیح موعود نے فرمایا دیکھو ایک دفعہ جنگل میں ایک مسافر کو شام ہو گئی۔ رات اندھیری تھی قریب کوئی بستی اسے دکھائی نہ دی اور وہ ناچار ایک درخت کے نیچے رات گزارنے کے واسطے پڑ رہا۔

اس درخت کے اوپر ایک پرندے کا آشیانہ تھا۔ پرندہ اپنی مادہ کے ساتھ باتیں کرنے لگا کہ دیکھو یہ مسافر جو ہمارے آشیانہ کے نیچے زمین پر آ بیٹھا ہے یہ آج رات ہمارا مہمان ہے اور ہمارا فرض ہے کہ اس کی مہمان نوازی کریں۔ مادہ نے اس کے ساتھ مکمل اتفاق کیا اور ہر دو نے مشورہ کر کے یہ قرار دیا کہ ٹھنڈی رات ہے اور اس ہمارے مہمان کو آگ تاپنے کی ضرورت ہے اور کچھ ہمارے پاس نہیں ہم اپنا آشیانہ توڑ کر نیچے پھینک دیں تا کہ وہ ان لکڑیوں کو جلا کر آگ تاپ لے۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور سارا آشیانہ تنکا تنکا کر کے نیچے پھینک دیا۔ اس کو مسافر نے غنیمت جانا اور ان سب لکڑیوں کو جمع کر کے آگ جلائی اور تاپنے لگا۔ تب درخت پر اس پرندوں کے جوڑے نے پھر مشورہ کیا کہ آگ ہم نے اپنے مہمان کو بہم پہنچائی اور اس کے واسطے سینکنے کا سامان مہیا کیا اب ہمیں چاہئے کہ اسے کچھ کھانے کو بھی دیں اور تو ہمارے پاس کچھ نہیں ہم خود ہی اس آگ میں جا گریں اور مسافر ہمیں بھون کر ہمارا گوشت کھائے چنانچہ ان پرندوں نے ایسا ہی کیا اور مہمان نوازی کا حق ادا کر دیا''۔

حضرت مولوی حسن علی صاحب بھاگلپوری اپنے ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

''مرزا صاحب کی مہمان نوازی کو دیکھ کر مجھ کو بہت تعجب سا گزرا۔ ایک چھوٹی سی بات لکھتا ہوں جس سے آپ مہمان نوازی کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ مجھ کو پان کھانے کی بری عادت تھی۔ امرتسر میں مجھے پان ملا لیکن بٹالہ میں مجھ کو پان کہیں نہ ملا۔ ناچار الائچی وغیرہ کھا کر صبر کیا۔ میرے امرتسر کے دوست نے کمال کیا کہ حضرت مسیح موعود سے نہ معلوم کس وقت میری اس بری عادت کا تذکرہ کر دیا۔ جناب مرزا صاحب نے گورداسپور ایک آدمی روانہ کیا، دوسرے دن گیارہ بجے دن کے جب کھانا کھا چکا تو پان موجود پایا۔ سولہ کوس سے پان میرے لئے منگوایا گیا تھا۔

(تائید حق، ص56)

حضرت مسیح موعود کے ممتاز رفیق حضرت مفتی محمد صادق صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود مہمانوں کی خاطرداری کا بہت اہتمام رکھا کرتے تھے۔ جب تک تھوڑے مہمان ہوتے تھے آپ خود ان کے کھانے اور رہائش وغیرہ کا انتظام کرتے تھے۔ جب مہمان زیادہ ہونے لگے تو خدام حافظ حامد علی صاحب اور میاں نجم الدین صاحب وغیرہ کو تاکید کرتے رہتے تھے کہ دیکھو مہمانوں کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ ان کی تمام ضروریات خورد و نوش و رہائش کا خیال رکھو۔ بعض مہمانوں کو تم شناخت کرتے ہو بعض کو نہیں کرتے اس لئے مناسب ہے کہ سب کو واجب الاکرام جان کر ان کی تواضع کرو۔ سردی کے ایام میں فرمایا کرتے مہمانوں کو چائے پلاؤ۔ ان سب کی خوب خدمت کرو اگر کسی کو علیحدہ کمرے یا مکان کی ضرورت ہو تو اس کا انتظام کرو اور اگر اس کو سردی کا خوف ہو تو لکڑی یا کوئلہ کا انتظام کر دو۔

(ذکر حبیب از حضرت مفتی محمد صادق صاحب، ص195)

سیدنا حضرت مسیح موعود کا مہمان نوازی کا یہ خلق پہلے آپ کے رفقاء نے اپنایا اور پھر جماعت کی ترقی کے ساتھ ساتھ یہ خلق اور یہ روایت پوری دنیا میں پھیلتی چلی گئی۔ لنگر خانے اور مہمان خانے جاری ہوئے اور لاکھوں ضرورتمندوں نے فیض اٹھایا۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو اتنا دیا کہ آپ نے اپنے ساتھ ساتھ دوسروں کو بھی اس میں سے وافر حصہ دیا کیونکہ خدا تعالیٰ نے یہ بھی خبر دی تھی کہ ''یہ نان تیرے اور تیرے ساتھ کے درویشوں کے لئے ہیں''۔ حضرت مسیح موعود کے لنگر کے نان سے نہ صرف آپ کے ساتھ کے درویش سیر ہوئے بلکہ غیروں نے بھی فائدہ اٹھایا۔ دنیا بھر میں لنگر خانہ حضرت مسیح موعود انہی روایات کو لے کر آگے بڑھ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو بحیثیت مجموعی اور انفرادی طور پر خدا تعالیٰ کے بندوں کی مہمان نوازی کی توفیق عطا فرمائے۔

بقیہ صفحہ 3

حکم کو توڑا جاتا تو پھر آپ ضرور غیرت دکھاتے اور سزا دیتے تھے۔

(بخاری کتاب الادب باب یسروا و لاتعسروا: 5661)

رسول اللہ کی آخری بیماری میں جب کسی بیوی نے حبشہ کے ایک گرجے کا ذکر کیا جو ماریہ (یعنی حضرت مریمؑ) کے نام سے موسوم تھا۔ آپؐ اپنی بیماری کی تکلیف دہ حالت میں بھی خاموش نہ رہ سکے۔ جوش توحید میں اٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ ''برا ہو ان یہودیوں اور عیسائیوں کا جنہوں نے اپنے نبیوں اور بزرگوں کے مزاروں کو معابد بنا لیا''۔ گویا بالفاظ دیگر اپنی وفات کو قریب جانتے ہوئے آپ بیویوں کو یہ پیغام دے رہے تھے کہ دیکھو میرے بعد توحید پر قائم رہنا اور میری قبر پر ایسا نہ ہونے دینا۔

(بخاری کتاب الصلوة باب الصلوة فی البیعه)

گویا یہ آپ کی توحید کے قیام کے لئے آخری کوشش بھی تھی اور خواہش بھی۔ آپ یہ دعا کیا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِیْ وَثْنًا اے اللہ میری قبر کو بت پرستی کی جگہ نہ بنانا۔

(مسند احمد جلد 2 ص 246 مطبوعہ بیروت)

چھلکا

عطاء الحق قاسمی مسجد قبا میں نماز کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

ہمارے دائیں بائیں اور آگے پیچھے مختلف ملکوں، رنگوں اور نسلوں کے مسلمان ایک دوسرے کے کاندھے سے کاندھا جوڑے کھڑے تھے۔ یہ اتحاد اور یکجہتی کا عدیم المثال مظاہرہ تھا لیکن مسلم حکمرانوں کی او آئی سی کی طرح مسلم عوام کی یہ او آئی سی بھی مطلوبہ نتائج پیدا نہیں کر سکی کیونکہ بقول اقبال:

رہ گئی رسم اذاں، روح بلالیؓ نہ رہی

پھل کھاتے وقت ہم اس کا چھلکا اتار پھینکتے ہیں لیکن مذہب کے مقابلہ میں ہمارا رویہ اس کے بالکل برعکس ہے۔ ہمیں اس کے مغز سے کوئی سروکار نہیں بس اس کے چھلکے کو سنبھال سنبھال کر رکھتے ہیں۔ ہمارا مذہب رکوع و سجود تک محدود ہو کر رہ گیا ہے۔ اس رکوع و سجود کی روح ہمارے ذہن کے کسی گوشے میں محفوظ نہیں رہی۔ اس کے بعد اقبال کا یہ مشورہ ہی صائب نظر آتا ہے۔

تیری نماز بے سرور، تیرا امام بے حضور
ایسی نماز سے گزر ایسے امام سے گزر

(جنگ 2 جولائی 2004ء، ادارتی صفحہ)

یوسف المطمن (1085ء)

آپ سرقسطہ سپین کے بادشاہ تھے جو عالموں اور ادیبوں کی کفالت کیا کرتا تھا۔ آپ کے والد گرامی احمد المقتدر باللہ بھی عالموں اور طلباء کی کفالت کرتے تھے۔ آپ نے ریاضی میں کتاب استکمال لکھی جس کے بارہ میں کہا جاتا تھا کہ یہ اقلیدس کی کتاب المجسطی کے ساتھ پڑھنا ضروری تھی۔ افسوس کہ اس کتاب کی دنیا میں کوئی ایک جلد بھی باقی نہیں ہے۔

مکرم غلام رسول صاحب

گرمیوں کی سبزیاں۔ طبی خواص اور عمومی فوائد

سبزیاں انسانی صحت کے لئے اپنے اندر بے بہا فوائد رکھتی ہیں ماہرین غذائیت کا کہنا ہے کہ سبزی خوری بہت سے غذائی فوائد کی حامل ہوتی ہے ان کا ایک فائدہ تو یہ ہے کہ سبزیوں میں (کیلوریز) حرارے کی مقدار گوشت وغیرہ کے مقابلے میں نسبتاً کم ہوتی ہے جس کی وجہ سے سبزی خور وزن بڑھنے کے عارضے میں مبتلا نہیں ہوتے۔

اب موسم گرما ہے لہٰذا اب ہمیں گرمیوں میں پیدا ہونے والی سبزیوں کو اپنی خوراک کا باقاعدہ حصہ بنالینا چاہئے تاکہ ہماری صحت ہمیشہ برقرار رہے اور ہم موٹاپے، امراض قلب سمیت معدے اور دیگر اعضائے جسمانی امراض کا شکار نہ بن سکیں۔

کریلا

کریلا موسم گرما کی ایک عام سبزی ہے اس کا مزاج گرم و خشک ہے۔ کریلے کی کڑواہٹ بعض افراد کو ناگوار گزرتی ہے تاہم اس میں طبی نقطہ نگاہ سے متعدد فوائد پوشیدہ ہیں۔ کریلا خون کو صاف کرتا ہے اور خون میں موجود فاسد مادوں کو ختم کرتا ہے جسم کو قوت بخشتا ہے۔ بھوک لگاتا ہے۔ تلی، جگر کی بیماریوں اور بخار میں مبتلا افراد کے لئے نہایت فائدہ مند ہے۔ ذیابیطس کے مریضوں کے لئے بھی اس کا استعمال نہایت مفید ہے۔

ککڑی

ککڑی پیشاب کی جلن کو دور کرتی ہے۔ کھانے میں بطور سلاد اس کا استعمال بہترین ہے اس کا مزاج سرد ہے اور یہ دیر سے ہضم ہوتی ہے جن افراد کو بادی کا عارضہ لاحق ہے اگر وہ ککڑی کو کالی مرچ کے ساتھ استعمال کریں تو اس کے بادی اثرات سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ یرقان میں ککڑی کا استعمال فائدے مند ہے۔ اسے نمک لگا کر کھانا چاہئے اور کھانے کے فوراً بعد (کچھ دیر کا وقفہ کئے بغیر) پانی نہیں پینا چاہئے ورنہ ہیضہ ہونے کا انکشاف بڑھتا ہے۔

بھنڈی اور توری

بھنڈی اور توری کو موسم گرما کی ہر دلعزیز سبزیوں میں شمار کیا جاتا ہے توری کا بھرتہ، بھجیا بھی بنائی جاتی ہے۔ بھنڈی پیشاب کی جلن دور کرتی ہے اس کا مزاج سرد خشک ہے بھنڈی گرم مزاج کے حامل لوگوں کو جلد ہضم ہوتی ہے۔ بھنڈی اور توری وٹامن اے۔ بی، سی اور ڈی سے بھرپور سبزیاں ہیں۔

ٹینڈے

ٹینڈے کا طبی مزاج خشک اور سرد تر ہے۔ ٹینڈے گرمیوں کی عام سبزی ہے اور پورے موسم بآسانی دستیاب رہتی ہے اس کا مزاج چونکہ سرد زیادہ ہے اس لئے نزلہ، کان اور سینے پر بلغم کی شکایت رکھنے والے افراد کے لئے نقصان دہ ہے۔ لیکن خشک کھانسی اور گرمی کے بخار وغیرہ میں مبتلا لوگوں کے لئے اس کا استعمال نہایت مفید ہے۔ گرمیوں میں ٹینڈے کا سوپ کالی مرچ اور نمک ڈال کر پینے سے دماغ کو تقویت ہوتی ہے۔ زود ہضم ہے بادی والے حضرات کو ذرا دیر سے ہضم ہوتا ہے۔ گرم مصالحے کے استعمال سے یہ سبزی ہر قسم کے مزاج رکھنے والے افراد کو موافق آجاتی ہے۔ ٹینڈے چھوٹے چھوٹے اور گول ہوں تو نہایت آرام سے کھائے جاتے ہیں کیونکہ پکے اور بڑے ٹینڈوں کے بیج سخت ہوجاتے ہیں لہٰذا ان کا استعمال معدے کے لئے تکلیف کا باعث بن جاتا ہے۔

کھیرا

گرمیوں کی متعدد موسمی بیماریوں میں بطور شافی علاج کھیرا ایک معروف سبزی ہے جسے سلاد کے لئے بطور کچا استعمال کیا جاتا ہے۔ کھیرا گرمی کی شدت اور لو کے اثرات سے محفوظ رہنے کے لئے قدرت کا بیش بہا عطیہ ہے اس کا مزاج سرد تر ہے اس میں نوے فیصد پانی اور دس فیصد پوٹاشیم، کیلشیم اور فولادی نمکیات، روغنی اجزاء نشاستہ اور گوشت بنانے والے اجزا کے ساتھ ساتھ وٹامن اے، بی اور ڈی شامل ہوتے ہیں۔ کھیرا ہاضمے کی نالی کے ورم اور معمولی زخم کو دور کرکے معدے کی تیزابیت کی اصلاح کرتا ہے۔ تندرست معدہ اسے تین سے چار گھنٹوں میں ہضم کرلیتا ہے۔ جبکہ کمزور معدہ اور بلغمی مزاج والے افراد کو اسے ہضم کرنے میں پانچ چھ گھنٹے لگ جاتے ہیں۔ تیز دھوپ اور کھلے آسمان تلے دھوپ میں کام کرنے والے افراد کی صحت برقرار رکھنے میں اس کا استعمال نہایت مفید ہے۔

پودینہ

پودینہ گرمیوں کی مفید اور خوشبودار سبزی ہے اس کا مزاج گرم اور خشک ہے۔ یہ زود ہضم، معدے اور آنتوں کو تقویت دینے والی سبزی ہے۔ معدہ پودینے کو دو سے تین گھنٹوں میں ہضم کرلیتا ہے۔ اس کا استعمال بدہضمی ڈکاروں کی کثرت، پیٹ بڑھنے، منہ کی بدبو، متلی اور گیس کی شکایت کو دور کرتا ہے۔ یہ معدہ جگر اور گردے وغیرہ کو قوت بخشتا ہے۔ خون صاف کرتا ہے۔ غذائی نالی کو مضبوط بنانے کے لئے اس میں تھوڑی مقدار میں نشاستہ دار گلوکوز بنانے والے اجزا بھی شامل ہیں۔ یہ جسم کو چاق و چوبند رکھنے میں بھی مدد دیتا ہے۔ سلاد میں اس کے استعمال سے ذائقہ پیدا ہوجاتا ہے جس سے کھانے کی لذت بڑھ جاتی ہے۔

اروی

اروی اپنے طبی خواص کے اعتبار سے گرم تر ہے۔ یہ سبزی گرم اور خشک مزاج رکھنے والے لوگوں کو جلد ہضم ہوجاتی ہے۔ یہ بھوک کو تیز کرتی ہے۔ خشک کھانسی کو رفع کرتی ہے قدرے ثقیل ہے اس لئے قبض بھی کرتی ہے اور عموماً دیر سے ہضم ہوتی ہے اروی گردوں کو طاقت دینے والی سبزی ہے اس میں وٹامنز اے اور بی کے علاوہ نشاستہ، شکر اور روغنی اجزاء بھی کافی مقدار میں پائے جاتے ہیں۔

انسانی جسم پر ورزش کے اثرات

ورزش نہ صرف پٹھوں کو نرم اور ذہن کو صاف کر دیتی ہے بلکہ یہ رگوں کو زیادہ پھیلنے کے قابل بنادیتی ہے اور انہیں سخت ہوجانے سے بھی روکتی ہے۔

یونیورسٹی آف پٹس برگ کا ایک ریسرچ گروپ عارضہ قلب کے مختلف پہلوؤں کا مطالعہ کر رہا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ان بوڑھے لوگوں کے لئے بھی جو 90 سال سے زیادہ کے ہوچکے ہیں، گھر کے اندر یا محلے میں چلتے پھرتے رہنا فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔ ان کے لئے بس چلتے پھرتے رہنا ہی کافی ہوتا ہے۔ اس گروپ کی لیڈر راشیل میکے کہتی ہیں: ''صرف گھر کے اندر ہی چلتے رہنے سے رگوں میں اتنی سختی پیدا نہیں ہوتی جتنی کہ ایسا نہ کرنے کی صورت میں ہوتی۔''

تحقیق سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جیسے جیسے انسان بوڑھا ہوتا جاتا ہے اس کی رگیں سخت سے سخت تر ہوتی جاتی ہیں۔ یہ کیفیت اس سے مختلف ہے جس میں رگوں میں رکاوٹیں پیدا ہوجاتی ہیں، لیکن رگوں میں سختی کی وجہ سے بھی انسان دل کے عارضے میں مبتلا ہوسکتا ہے اور اس کی موت واقع ہوسکتی ہے۔

لیکن میکے کی ٹیم کے لئے تعجب کی بات یہ تھی کہ یہ ضروری نہیں تھا کہ جن کی عمریں سب سے زیادہ ہوں ان کی رگیں بھی سب سے زیادہ سخت ہوں۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ جو لوگ اپنی موجودہ زندگی میں زیادہ سرگرم عمل رہے تھے ان کی رگیں ان کی عمر زیادہ ہونے کے باوجود خاصی لچکدار تھیں۔ اس بات کی تصدیق سائنسی طریقوں سے بھی ہوجاتی تھی۔ ان کی کمر کی پیمائش کتنی تھی، خون میں گلوکوز کی سطح کیا تھی اور سکون کی حالت میں ان کے دل دھڑکنے کی رفتار کیا تھی۔ اگر یہ سب کچھ مقابلۃً کم ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ رگوں میں سختی بھی نسبتاً کم ہے۔

جن لوگوں کی کمر کی پیمائش زیادہ ہوتی ہے عموماً ان کا وزن ضرورت سے زیادہ ہوتا ہے اور ان کے عارضہ قلب میں مبتلا ہونے کے امکانات بھی زیادہ ہوتے ہیں۔ جن کے خون میں گلوکوز کی سطح بلند ہوتی ہے، وہ ذیابیطس کا شکار ہوسکتے ہیں اور سکون کی حالت میں دل کی دھڑکن کا تیز ہونا اس بات کی علامت ہے کہ اس شخص کی جسمانی حالت اچھی نہیں ہے اور اس کو دل کی بیماری کا خطرہ لاحق ہے۔ میکے کہتی ہیں: ''ایسی صورتحال میں غذا اور ورزش دونوں کی اہمیت بڑھ جاتی ہے۔

میکے کے مطابق ورزش رگوں پر دو طرح سے اثر انداز ہوتی ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ دل جتنا زیادہ دھڑکے گا، رگیں اتنا ہی زیادہ گھسیں گی۔ اگرچہ مشقت کے دوران دل کی دھڑکن عارضی طور پر تیز ہوجاتی ہے۔ ان افراد کے دل کی دھڑکن جو باقاعدگی سے ورزش کرتے ہیں، مجموعی طور پر سست ہوتی ہے۔ کھلاڑیوں کی دل کی دھڑکن سب سے کم ہوتی ہے۔ اس طرح ورزش سے رگوں کی گھسائی میں کمی آتی ہے۔

دوسری طرف ورزش خون میں گلوکوز یا شکر کی سطح کو بھی کم کرتی ہے۔ شکر رگوں کی ''دیواروں'' سے کیمیائی طور پر عمل پذیر ہوکر انہیں نقصان پہنچاتی ہے جس کے نتیجے میں وہ سخت ہوجاتی ہیں۔ یوں ورزش خون میں شکر کی مقدار میں کمی لاکر رگوں میں سختی پیدا ہونے کے عمل کو سست بناتی ہے اور ورزش کرنے والے کو فائدہ پہنچاتی ہے۔ (بشکریہ: ہمدرد صحت مارچ 2004ء)

بھینگا پن

ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل سے ماخوذ

(سیکوٹا وروسا) چوٹوں سے پیدا شدہ تکالیف میں بھی مفید ہے۔ خصوصاً سر پر چوٹ کے بداثرات بعض اوقات فالجی بیماریوں پر منتج ہوتے ہیں عام طور پر اس میں نیٹرم سلف اور آرنیکا کام آتے ہیں۔ ان کے بعد اوپیم اور پلمبم کا نمبر آتا ہے۔ ہاں اگر چوٹ سے تشنج ہونے لگے یا مرگی کے دورے پڑنے لگیں تو سیکوٹا وروسا خدا کے فضل سے مفید ثابت ہوگی۔ اگر چوٹ کے نتیجہ میں بھینگا پن پیدا ہوجائے تو اس کی بھی یہی دوا ہے۔ اس سے پہلے آرنیکا اور نیٹرم سلف بھی ضرور دینی چاہئیں۔ اگر خوف کے نتیجہ میں آنکھیں اوپر کو چڑھ جائیں، پتلیاں پھیل جائیں اور بھینگا پن پیدا ہو تو سیکوٹا وروسا سے بہتر اور کوئی دوا نہیں''۔

(صفحہ: 293)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 37285 میں نصرت سلیم بنت محمد سلیم اختر قوم جٹ پیشہ طالب علمی عمر ساڑھے پندرہ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر 12/16 دارالعلوم غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 30-3-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور 2 تولے مالیتی -/16000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ نصرت سلیم گواہ شد نمبر 1 نسیم سلیم ولد چوہدری ارشد بیگ دارالعلوم غربی ربوہ گواہ شد نمبر 2 حاجی عبدالرشید ولد میاں محمد اسمٰعیل دارالعلوم غربی ربوہ

مسل نمبر 37286 میں بشریٰ شہناز زوجہ مظفر احمد قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 25/24 دارالعلوم شرقی نور ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 17-3-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزنی 57.73 گرام مالیتی -/37073 روپے۔ 2۔ حق مہر -/5000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ بشریٰ شہناز گواہ شد نمبر 1 چوہدری منیر احمد وصیت نمبر 17234 گواہ شد نمبر 2 مظفر احمد ولد محمد عالم دارالعلوم شرقی نور ربوہ

مسل نمبر 37287 میں امتہ الشافی بنت مظفر احمد قوم .... پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 25/24 دارالعلوم شرقی نور ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 17-3-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور 16 گرام مالیتی -/12340 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ امتہ الشافی گواہ شد نمبر 1 چوہدری منیر احمد وصیت نمبر 17234 گواہ شد نمبر 2 عنایت اللہ خالد ولد عالم دین دارالعلوم شرقی نور ربوہ

مسل نمبر 37289 میں نعیم احمد قدیر ابن رانا منور احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 5/36 دارالعلوم شرقی نور ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 27-2-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/250 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد نعیم احمد قدیر گواہ شد نمبر 1 چوہدری منیر احمد وصیت نمبر 17234 گواہ شد نمبر 2 قمر سلیمان ولد عبدالرشید دارالعلوم شرقی ربوہ

مسل نمبر 37290 میں سلطان احمد ظفر ابن ولی محمد قوم آرائیں پیشہ تجارت ٹی۔وی مرمت وغیرہ عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 5/35 دارالعلوم شرقی نور ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 26-2-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد سلطان احمد ظفر گواہ شد نمبر 1 چوہدری منیر احمد وصیت نمبر 17234 گواہ شد نمبر 2 عنایت اللہ خالد ولد عالم دین دارالعلوم شرقی نور ربوہ

مسل نمبر 37291 میں مبارکہ پروین زوجہ بشارت اللہ خالد قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 40/55 دارالعلوم شرقی نور ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 26-3-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر -/9000 روپے۔ 2۔ طلائی زیورات وزنی 140 گرام مالیتی -/112000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ مبارکہ پروین زوجہ بشارت اللہ خالد گواہ شد نمبر 1 چوہدری منیر احمد ولد چوہدری غلام احمد دارالعلوم شرقی نور ربوہ گواہ شد نمبر 2 عنایت اللہ خالد ولد عالم دین دارالعلوم شرقی نور ربوہ

مسل نمبر 37292 میں نصیرہ تسنیم زوجہ سید عارف علی قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 40/55 دارالعلوم شرقی نور ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 26-3-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر -/25000 روپے۔ 2۔ طلائی زیورات وزنی 40 گرام مالیتی -/32000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ نصیرہ تسنیم گواہ شد نمبر 1 چوہدری منیر احمد وصیت نمبر 17234 گواہ شد نمبر 2 عنایت اللہ خالد ولد عالم دین دارالعلوم شرقی نور ربوہ

مسل نمبر 37293 میں قمر سلیمان ابن ملک عبدالرشید صاحب قوم ککے زئی پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 5/39 دارالعلوم شرقی نور ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 27-2-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد قمر سلیمان گواہ شد نمبر 1 چوہدری منیر احمد وصیت نمبر 17234 گواہ شد نمبر 2 نعیم احمد قدیر ولد رانا منور احمد 5/36 دارالعلوم شرقی نور ربوہ

مسل نمبر 37294 میں مرزا محمد اکبر ولد مرزا محمد عنایت قوم مغل پیشہ ٹیلرنگ عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 19/21 دارالعلوم جنوبی احمد ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 30-3-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ مکان برقبہ 5 مرلے واقع 19/21 دارالعلوم جنوبی احمد مالیتی -/500000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5000 روپے ماہوار بصورت ٹیلرنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مرزا محمد اکبر گواہ شد نمبر 1 شریف احمد علوی ولد غلام نبی علوی دارالعلوم جنوبی ربوہ گواہ شد نمبر 2 صدیق احمد منور ولد میاں مہر الدین صاحب فیکٹری ایریا ربوہ

مسل نمبر 37295 میں رضوانہ اسحٰق بنت محمد اسحٰق صاحب قوم سندھو پیشہ خانہ داری عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 18/15 دارالنصر وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 18-3-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10

حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ طلائی زیورات وزنی 7.54 گرام مالیتی -/5439روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ رضوانہ اسحق گواہ شد نمبر 1 محمد عبداللہ وصیت نمبر 22010 گواہ شد نمبر 2 محمد اسحق والد موصیہ

مسل نمبر 37296 میں شرجیل احمد محمود ابن محمد شفیع خالد قوم بھٹی پیشہ طالب علم جامعہ احمدیہ عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 17/23 دارالنصر شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 10-4-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد شرجیل محمود گواہ شد نمبر 1 محمد شفیع خالد وصیت نمبر 30347 گواہ شد نمبر 2 محمد صادق وصیت نمبر 10829

مسل نمبر 37297 میں ناصرہ پروین زوجہ محمد شفیع خالد قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 17/23 دارالنصر شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 10-4-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ حق مہر بذمہ خاوند -/30000 روپے۔2۔ طلائی زیورات وزنی 50 گرام مالیتی -/40000 روپے۔3۔ نقد رقم جو کہ بنک میں جمع ہے -/50000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ ناصرہ پروین گواہ شد نمبر 1 محمد شفیع خالد وصیت نمبر 30347 گواہ شد نمبر 2 محمد صادق وصیت نمبر 10829

مسل نمبر 37298 میں امیراں بی بی زوجہ منظور احمد قوم رند بلوچ پیشہ خانہ داری عمر 49 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 22/52 دارالعلوم وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 2-3-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ طلائی زیورات مالیتی -/2470روپے۔ 2۔نقد رقم -/40000روپے۔3۔حق مہر -/300 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/600روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ ...... سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ امیراں بی بی گواہ شد نمبر 1 عرفان احمد ولد چوہدری محمد شریف 3/45 دارالعلوم وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 2 غضنفر احمد عدنان ولد محمد شریف 3/45-A دارالعلوم وسطی ربوہ

مسل نمبر 37299 میں زبیدہ بیگم زوجہ عبدالحفیظ صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 35/52 دارالعلوم وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 31-3-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ طلائی زیورات وزنی 6 تولے مالیتی -/42000روپے۔2۔نقد رقم -/50000روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ زبیدہ بیگم گواہ شد نمبر 1 محمد عماد الدین خان ولد محمد صدیق خان دارالعلوم وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 2 شیخ محمد صدیق ولد شیخ محمد عبداللہ دارالعلوم وسطی ربوہ

مسل نمبر 37300 میں عبدالغفور ولد [illegible] صاحب قوم ارائیں پیشہ فارغ عمر 67 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 16/16 دارالیمن وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1-4-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ مکان برقبہ 1 کنال واقع 16/16 مالیتی -/400000روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از بچگان مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد عبدالغفور گواہ شد نمبر 1 لیاقت علی انجم ولد نور احمد دارالیمن ربوہ گواہ شد نمبر 2 بشیر احمد ولد رشید احمد دارالیمن ربوہ

مسل نمبر 37301 میں مطیع اللہ ولد رحمت علی قوم مغل پیشہ ملازمت عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 8-4-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔زرعی زمین برقبہ 10 ایکڑ واقع ناصر آباد اسٹیٹ سندھ -/500000روپے۔2۔مکان برقبہ 3 مرلے واقع 15/5 دارالرحمت غربی -/300000روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/3500روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔اور مبلغ -/23000روپے سالانہ آمد از جائیداد میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد مطیع اللہ ولد رحمت علی گواہ شد نمبر 1 حکیم نذیر احمد ربان ولد احمد علی دارالرحمت غربی ربوہ گواہ شد نمبر 2 ظفر اللہ ولد میاں عطاء اللہ دارالرحمت غربی ربوہ

مسل نمبر 37302 میں نصرت جہاں بنت مطیع اللہ قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 15/5 دارالرحمت غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 8-4-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ نصرت جہاں گواہ شد نمبر 1 حکیم نذیر احمد ربان وصیت نمبر 15127 گواہ شد نمبر 2 ظفر اللہ ولد میاں عطاء اللہ دارالرحمت غربی ربوہ

ربوہ کی مضافاتی کالونیاں

☆ ربوہ کے مضافات میں جو کالونیاں بنائی گئی ہیں۔وہ زرعی اراضی پر ہیں۔اور عام طور پر مشترکہ کھاتہ جات میں ہیں۔اس لئے بعد از خرید پلاٹ کا قبضہ حاصل کرنے میں تنازعات پیدا ہوتے ہیں۔لہذا اعلان کیا جاتا ہے۔کہ آئندہ جو احباب ان کالونیز میں پلاٹ خریدنا چاہیں وہ سیکرٹری صاحب مضافاتی کمیٹی دفتر صدر عمومی سے مشورہ اور راہنمائی حاصل کر لیا کریں۔تاکہ بعد میں ہر قسم کی پریشانی سے محفوظ رہ سکیں۔ اگر مشورہ نہ کیا گیا اور خرید و فروخت کی گئی تو تنازعہ کا خدشہ ہے۔ (صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ۔ربوہ)

گلشن احمد نرسری اور آپ کی خدمت

✿ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ربوہ کی سرزمین میں اب ہر طرح کے پھلدار، پھولدار اور سایہ دار درخت پیدا ہو رہے ہیں۔گلشن احمد نرسری میں آپ کے لئے پھل دار پودے آم (لنگڑا، چونسہ، سندھڑی وغیرہ) چیکو، بیری، مالٹا کینوفروٹر، میٹھا، لیموں چائنہ لیموں آسٹریلین وغیرہ سایہ دار درخت ٹیلسولونیا، مولسری، پلکن، نیم وغیرہ۔ پھولدار اور خوشبودار بیلیں اور باڑیں بوگن ویلیا، جوہی بیل، کریپر بیل، ورنا باڑ، گارڈینیا باڑ، اریل باڑ وغیرہ دستیاب ہیں۔

ان ڈور اور آؤٹ ڈور خوبصورت پودے بوتل پام، الٹا اشوک، فائیکس (سٹار لائیف، گولڈن، سفید، سبز وغیرہ) اریکیریا، ڈرائی سینیا، یوفوربیا، منی پلانٹ اور پام (کنگھی پام، کین پام، لیڈی فنگر پام، وال پام، نیبل پام، بید پام وغیرہ) کی خوبصورت ورائٹی دستیاب ہے۔خوبصورت لان تیار کروانے، پودوں کو سپرے کروانے، گھاس کٹائی، باڑ کٹائی وغیرہ کروانے کا انتظام موجود ہے۔نرسری سے متعلقہ سامان کھاد، رنبہ اور کسی وغیرہ خریدنے کیلئے تشریف لائیں۔تازہ پھولوں کے گجرے، ہار، بوکے وغیرہ تیار کروانے کیلئے نیز خوشی کے مواقع پر سٹیج و کار وغیرہ کی خوبصورت سجاوٹ کیلئے تشریف لائیں۔

رابطہ فون 213306 فیکس: 215206

(انچارج گلشن احمد نرسری ربوہ)

پاکستان ائیرفورس میں شمولیت اختیار کریں

پاکستان ائیرفورس میں جی ڈی پائلٹ اور ائیرونائیکل انجینئر کے کورسز کا آغاز ہو رہا ہے۔ عمر کی حد 15 راپریل 2005ء کو 16 سے 22 سال تک ہو۔ غیر شادی شدہ ہو۔ رجسٹریشن کی تاریخ 23 راگست 2004ء سے 2 ستمبر 2004ء تک ہے۔ پاکستانی شہری ہونا ضروری ہے۔ تعلیمی قابلیت F.Sc پری انجینئرنگ رکمپیوٹر سائنسز / پری میڈیکل ہے۔ مزید تفصیلات کے لئے 25 راگست کا اخبار جنگ ملاحظہ کریں۔

(نظارت صنعت وتجارت)

ضرورت مکان و گھریلو کام کیلئے خادمہ

1۔ دارالصدر شمالی غربی میں آٹھ/دس سال سے زیادہ پرانا نہ ہو۔ کم از کم دو بیڈ روم مع اٹیچ باتھ روم۔ صرف مالک مکان رابطہ کریں۔ نقد ادائیگی کی جائیگی

2۔ خادمہ احمدی ہو۔ بڑی عمر کی ہو۔ رابطہ: 04524-211482

کام کی تفصیل بالمشافہ کوارٹر A-7 تحریک جدید ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا ❖ میں خاک تھا اسی نے ثریا بنا دیا

نیشنل الیکٹرونکس

ڈالمان، ریفریجریٹر، ڈیپ فریزر

سپلٹ AC، ونڈو AC

واشنگ مشین، کوکنگ رینج، کلر TV

ڈاؤلینس، پنکھے

ویوز، فلپس، ایل جی

سام سنگ، پیراشیا، سادس

احمدی احباب کیلئے خاص رعایت ہم آپ کے منتظر ہوں گے۔

طالب دعا: منصور احمد

لنک میکلوڈ روڈ نزد حافظ بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور فون 7223228-7357309

فاران ریسٹورنٹ لذیذ کھانوں کا مرکز

(1) چکن (2) چکن کڑاہی (3) سیخ کباب (4) شامی کباب (5) کٹلس (6) مچھلی فرائی (7) مٹن کڑاہی، سپیشل سلاد، FFC برگر (8) آئس کریم وغیرہ

پارٹی کیلئے ہال موجود ہے۔ ایڈوانس بکنگ بھی کی جاتی ہے

ربوہ میں پہلی دفعہ خوبصورت لان میں اپنے فنکشن کریں

خواتین کیلئے پردے کا خصوصی انتظام لان میں بھی موجود......

فون نمبر: 213653 پر آرڈر بک کروائیں

مبشر مارکیٹ دارالرحمت غربی نزد سوئمنگ پول

ربوہ میں طلوع وغروب 28۔اگست 2004ء

طلوع فجر	4:13
طلوع آفتاب	5:39
زوال آفتاب	12:10
وقت عصر	4:43
غروب آفتاب	6:40
وقت عشاء	8:05

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

Lt Col

Dr.Naseer Ahmed Malik TI(M)

Bsc (Pb), BDS (Pb) RDS,

CAE Align (USA),DOC (Canada)

Invite you at

COLONEL'S FAMILY DENTISTRY

For quality dental treatment with economical package under

proper Sterilization against HIV & Hepatitis B & C

For Appointments

Visit or call Ph:(042) 5880464

Cell:0300-4286349

Address:

25-Central Commercial Market,

C -Block, Model Town Lahore.

C.P.L 29

ELLERY THAT STANDS OUT.
n. Innovative. Unique.

Ar-Raheem Jewellers – the shortest distance between you and the finest hand-crafted jewellery in Pakistan.

For you, we have a broad selection of breath-taking designs in pure gold, studded and diamond jewellery. So, whether it's casual jewellery or wedding jewellery you are looking for, we have an exclusive design just for you.

In our latest collection, we have introduced an amazing 22 carat gold pendant. Inspired by Islamic calligraphy, this stunning design has been selected from the World Gold Council's 1999 Zargalli* gold jewellery design contest.

*Zargalli gold jewellery design contest is a promotional property of World Gold Council in Pakistan.

Ar-Raheem

Ar-Raheem Jewellers
Khurshid Market , Hyderi, Karachi-74700.
Tel: 6649443, 6647280.

New Ar-Raheem Jewellers
1st Floor, Bhayani Chambers, Khurshid Market, Hyderi, Karachi-74700.Tel: 6640231, 6643442. Fax: 6643299

Ar-Raheem Seven Star Jewellers
Mehran Shopping Centre, Kehkashan, Block 8, Clifton. Karachi. Tel: 5874164, 5874167. Fax: 5874174